اہل حدیث فرقہ نہیں، تحریک ہیں

ازافادات: شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ رحمہ اللہ

آپ کو معلوم ہے کہ حضرت محمد ﷺ آخری پیغمبر ہیں اور آپ ؐ کی شریعت آخری شریعت ہے۔ چونکہ سابقہ امتیں اپنے اپنے پیغمبر پر منزل من اللہ کتاب کی حفاظت نہ کرسکیں اور انہوں نے شرک' بت پرستی' قبر پرستی اور بدعات کو ہی اپنا مذہب قرار دے لیا۔ جب کتاب اللہ منحرف ومبدل ہو جاتی تو ان کی اصلاح کا کوئی طریقہ نہ تھا۔ ماسوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کوئی دوسرا نبی بھیج دیتے۔ جو آسمانی ہدایت سے لوگوں کی اصلاح فرماتے۔ اب سرور کائنات حضرت محمد ﷺ آخری پیغمبر ہیں اور اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ اگر اس کتاب کی حفاظت امت پر ڈالی گئی تو یہ بھی حفاظت نہ کر سکے گی لہذا رب تعالیٰ نے اس دین کی حفاظت اپنے ذمہ لے لی: ﴿انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون﴾ (النحل: 14)۔ ربِ ذوالجلال نے قرآن کی حفاظت اس لئے اپنے ذمہ لی کہ لوگ جب کبھی ہدایت سے بھٹک جائیں۔ اور وہ صراط مستقیم معلوم کرنا چاہیں تو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے معلوم کرلیں۔ اگر ہم کسی زمانی کتاب کے پابند نہ تھے اور ہر کام کرنے میں آزاد تھے تو قرآن وسنت کو حفاظت سے رکھنے کا فائدہ ہی کیا تھا لیکن اس وقت ہم جن مصنوعی عقیدوں اور خود ساختہ اعمال کو اختیار کئے ہوئے ہیں اور اللہ کی کتاب سے آزاد ہو کر ہم نے ایسے ایسے طریقے اپنائے ہوئے ہیں جن کا حضور ﷺ کے عہد مبارک میں نام ونشان تک نہ تھا۔

ایک دفعہ راقم الحروف گوجرانوالہ کی جامع مسجد دال بازار میں عصر کی اذان کے بعد نماز کے انتظار میں بیٹھا تھا کہ ایک سفید پوش بظاہر متشرع بزرگ بھی نماز باجماعت کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ مولوی صاحب نبی ﷺ کو غیب نہ تھا؟ میں نے گذارش کی کہ قرآن مجید میں اللہ پاک یوں فرماتے ہیں: ''اے پیغمبر! ان کو کہہ دو میں غیب نہیں جانتا''۔ تو وہ شخص تعجب سے پوچھنے لگا۔ یہ قرآن میں ہے کہ نبی غیب نہیں جانتا؟ میں نے گذارش کی کہ ہاں جناب! یہ قرآن کی آیت ہے: ﴿لا اعلم الغیب﴾ تو وہ اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اگر قرآن میں یہ بات ہے تو میں اس قرآن کو ہی نہیں مانتا۔ بغیر نماز پڑھے وہ چل دیا۔ بتائیے! ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی کتاب کا اتنا بھی علم نہیں کہ ہم نے عقیدہ قرآن سے

لینا ہے یا قرآن سے باہر کسی اور چیز سے۔اسی طرح ایک اہل حدیث' ایک گاؤں میں گیا مغرب کا وقت ہو چکا تھا اس نے اذان کہہ دی اور پوچھا امام صاحب کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا وہ تو کہیں باہر ہوں گے آپ ہی جماعت کروا دیں۔اس نے جماعت کروائی اور قرات میں قرآن مجید کی سورہ کہف کا آخری رکوع پڑھا۔مولوی صاحب بھی بعد میں آکر جماعت میں شامل ہوگئے۔سلام پھیرتے ہی کہنے لگے: کس مردود نے جماعت کروائی ہے؟ اس نے کہا جی میں نے جماعت کروائی ہے۔کہنے لگا مردود کہیں کے' تجھے وہی رکوع یاد ہے۔جس میں نبی کریم ﷺ کی اللہ تعالیٰ نے توہین کی ہے۔غور کیجئے! یہ ہیں وہ علماء جو اللہ تعالیٰ سے بھی زیادہ رسول ﷺ کی عزت کے دعویدار ہیں۔جب ان مولویوں کا یہ حال ہے تو مقتدی حضرات کیا کچھ نہ کہیں گے۔

عربی زبان میں ایک ضرب المثل ہے: **اذکان رب البیت بالطبل ضاربأفلانلم الاولاد فیھا علی الرقص**
ترجمہ: جب گھر والا ہی ڈھولک بجائے گا تو ہمیں اس کی اولاد کے رقص کرنے پر ملامت نہیں کرنی چاہئے۔ایسے ہی حالات اہل عرب کے تھے۔جب اللہ پاک نے حضور اکرم ﷺ کو مبعوث فرمایا اور جب آپؐ توحید کا وعظ کرتے۔تو مشرکین تعجب سے کہتے: ﴿اجعل الالھة الھا واحدا ان ھذا لشیء عجاب﴾ (ص: ۵) ﴿قل لو کان فی الارض ملائکة یمشون مطمئنین لنزلنا علیھم من السماء ملکاً رسولا﴾ (بنی اسرائیل: 15) ترجمہ: ''صرف ایک معبود یہ عجیب بات ہے اور پھر تعجب سے کہتے ہیں کہ اللہ نے بشر کو رسولؐ بنا کر بھیجا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور کسے بھیجنا تھا اگر زمین پر فرشتے آباد ہوتے تو ہم رسول بھی فرشتہ ہی بنا کر بھیج دیتے''۔

ان حالات میں جب حضور ﷺ نے توحید و رسالت کا اعلان فرمایا تو سب لوگ مخالف ہوگئے اور اکثریت کے بل بوتے پر اہل حق کے لئے زمین تنگ کر دی گئی۔شرک و بدعت کے طوفانوں میں حق کی آواز دبانے کی کوشش کی گئی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (**ان الاسلام بدء غریبا فسیعود کما بدء فطوبی للغرباء**)۔ اسلام بے بسی کے عالم میں شروع ہوا اور عنقریب پھر ایسا ہی ہو جائے گا۔پس ان غرباء کے لئے خوشخبری ہے جنت کی، جو اس حالت میں توحید و سنت کا علم اٹھائے ہوئے ہوں گے۔''

ترمذی شریف میں ہے: (**وھم الذین یصلحون ماافسد الناس من بعدی من سنتی**) غرباء وہ لوگ ہوں گے جو ان لوگوں کی اصلاح کریں گے' جنہوں نے میرے بعد میری سنتیں بگاڑ دیں اور بدعات رائج کر دیں''۔

آپ یاد رکھیں کہ مسلک اہلحدیث کوئی فرقہ نہیں۔ یہ ایک اصلاحی تحریک ہے جس کا نصب العین سنت کا احیاء اور بدعات کا انسداد ہے۔ فرقہ وہ ہوتا ہے جو کسی شخص کی طرف نسبت پیدا کرے۔ جیسے مالکی' حنبلی' شافعی' حنفی' مجددی' رضوی یا وہ جس کی نسبت کسی بستی کی طرف ہو جیسے چکڑالوی' بریلوی' دیوبندی یہ چیزیں فرقہ بندی کہلاتی ہیں۔ اہل حدیث اللہ کے فضل سے اپنی نسبت قرآن وحدیث کی طرف کئے ہوئے ہیں۔ قرآن وحدیث سے تمسک کرنے والے وہ لوگ ہی جن کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ما انا علیہ واصحابی) اور یہی مذہب صحابہؓ کے بعد تابعینؒ کا اور تبع تابعین اور ائمہ اربعہ کا تھا۔ وہ بھی نہ کسی کی تقلید کرتے اور نہ کسی شخصیت اور بستی کی طرف نسبت کرتے۔ بلکہ ان کا فرمان تھا: ''اذا صح الحدیث فھو مذھبی'' کہ صحیح حدیث ہمارا مذہب ہے''۔ اور اترکوا قولی بخبر رسول اللہ ﷺ''۔ جب رسول اللہ ﷺ کا حکم آجائے تو ہماری بات کو چھوڑ دو''۔ یہ تھے وہ ائمہ کرام جو خود اہلحدیث تھے۔ نہ تقلیدی مذاہب رکھتے تھے اور نہ ہی کسی کو اس کی دعوت دیتے تھے۔ چنانچہ اہلحدیث نہ کسی امام کی تقلید جائز سمجھتے ہیں اور نہ کسی بستی سے مسلک کو منسوب گردانتے ہیں۔ کیونکہ ان محدثات کا وجود خیر القرون مشہود لہا بالخیر زمانہ میں کہیں دور دور تک بھی نظر نہیں آتا۔ پس اہلحدیث ایک امت واحدہ کی دعوت ہے۔ ﴿قال اللہ تعالیٰ ''ان ھذہ امتکم امۃ واحدۃ وانا ربکم فاعبدون ﴾۔ اور پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مومنین کی تشبیہ (المومنون کجسد واحد)۔ ''ایک جسم کی مانند'' کہہ کر بیان فرمائی۔ لیکن کفر کے بعد تحزب وتفرق سے زیادہ مبغوض چیز اللہ کے رسول ﷺ کے نزدیک اور کوئی نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں: ﴿ انّ الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعاًلست منھم فی شیئ ﴾ (انعام: 8)''جنہوں نے دین میں تفرقہ ڈالا اور الگ الگ گروہ بنالئے۔ آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں''۔ ''اعاذنا اللہ من ھذا التفرق والتشتت واجعلنا امۃ واحدۃ''. رب تعالیٰ ہمیں اس افتراق سے بچائے اور ایک بنائے۔ باقی رہا فہم اور رائے میں اختلاف' تو یہ اختلاف مذموم نہیں۔ مذموم اختلاف وہ ہے جو فرقہ بندی پیدا کرے یا فرقہ بندی کا سبب بنے۔ صحابہؓ میں اختلاف رہا۔ تابعین میں اختلاف رہا لیکن وہاں فرقے نہ بن سکے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ولاتکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ماجاء ھم البینات واولئک لھم عذاب عظیم ﴾ نیز فرمایا: ﴿واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولاتفرقوا﴾۔ (آل عمران: 4)

''کہ اللہ تعالیٰ کی رسی اکھٹے ہو کر پکڑو اور ٹولیاں ٹولیاں نہ بن جاؤ''۔ اجتہاد اور رائے کا اختلاف حضور ﷺ کے عہد مبارک میں بھی تھا۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ نے حضور ﷺ کے فرمان: (لا یصلین احد کم الاّ فی بنی قریظة) کے فہم میں اختلاف پیدا ہوا۔ حضور ﷺ نے اسے ناپسند نہ فرمایا۔ اسی طرح شراب اور جوا کے متعلق حکم آیا: ﴿اثمهما اکبر من نفعهما﴾ کسی نے اس پر یہ افعال چھوڑ دیئے اور کئی لوگوں نے ﴿انما الخمر والمیسر﴾ کے نزول پر کلی اجتناب فرمایا۔ لہذا آئمہ اربعہ میں بھی اختلاف اسی حد تک تھا اور اپنی رائے کسی دوسرے پر ٹھونسنا وہ خود ناپسند فرماتے تھے۔ چنانچہ خلیفہ منصور عباسی نے جب امام مالکؒ سے فرمایا کہ میں تمام مسلمانوں کو آپ کی کتاب موطا پر جمع کردوں۔ تو آپؒ نے فرمایا: کیوں؟ اس میں میرے اجتہادی فیصلے اور آراء ہیں۔ لہذا ان کو کسی مسلمان پر مسلط کرنا جائز نہیں سمجھتا۔ پس یہ ہے وہ مسلک حق جس کی اشاعت کے لئے اہلحدیث کوشاں ہیں۔ (بصد شکریہ: ہفت روزہ ''اہل حدیث'' لاہور

مکتوب برطانیہ

قابل صد احترام حافظ عبدالحمید عامر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کا گرامی نامہ مع مجلّہ ''حرمین'' موصول ہوا۔ ''حرمین'' واقعی ایک دعوتی، اصلاحی اور تحریکی مجلّہ ہے، اللہ رب العزۃ آپ کو توفیق دے کہ آپ اس کی مستقل بنیادوں پر اشاعت کیلئے کوشاں رہیں اور دوسرے بھی جو آپ علمی، دعوتی، اصلاحی اور انسانی فلاح و بہبود پر مبنی کام کر رہے ہیں وہ بھی قابل تعریف ہیں اور خصوصی طور پر اپنے والد گرامی کے لگائے ہوئے پودے کی آبیاری کر رہے ہیں یہ اس مادی دور میں سب سے عظیم عمل ہے۔ اللہ رب العزۃ اسے قبول فرمائے اور آپ کیلئے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

مجھے امید ہے کہ مجلّہ ''حرمین'' کی ترسیل آئندہ بھی جاری رہے گی۔ اس پر میں اور میری جماعت آپ کے شکر گزار ہوں گے۔

دعاء کا خواستگار

حافظ زکریا بن مولانا محمد یحیٰ شرقپوریؒ

خطیب/ جامعہ سلفیہ ہڈرسفیلڈ برطانیہ